کفیٰ بالمرء کذباً ان یحدث بکل ما سمع (صحیح مسلم)
آدمی کے جھوٹا ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ ہر سنی ہوئی بات بیان کرے

مذہبی داستانیں اور ان کی حقیقت

حصہ چہارم

قرآن، حدیث، تاریخ اور فن رجال کی روشنی میں

تالیف

علامہ حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

شائع کردہ

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ رجسٹرڈ

مکان نمبر ۳-۷-۱-ے - بلاک نمبر ۱ - ناظم آباد - کراچی ۷۴۶۰۰

فون: ۶۲۱۴۴۹

نام کتاب ـــــــــــ مذہبی داستانیں اور ان کی حقیقت حصّہ چہارم

نام مؤلف ـــــــــــ علامہ حبیب الرحمٰن صدیقی کاندھلوی

صفحات ـــــــــــ ۴۴۸

قیمت کتاب ـــــــــــ پچاسی روپے (۸۵/-)

مطبع ـــــــــــ روحانی ڈائجسٹ پریس۔ناظم آباد۔کراچی

ـــــ ناشر ـــــ

الرحمٰن پبلشنگ ٹرسٹ (رجسٹرڈ)

مکان نمبر ۳ب۔۷۔۱۷۔ بلاک نمبر ۱۔ ناظم آباد۔ کراچی ۷۴۶۰۰

فون:- ۶۲۱۴۴۹

مصعب بن سعید۔ اس کی کنیت ابو خیثمہ ہے۔ مصعبہ کا رہنے والا ہے۔
ابن عدی لکھتے ہیں۔ دراصل یہ حران کا باشندہ تھا۔ حصیصہ میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ یہ منکرات بیان کر کے انھیں ثقہ راویوں کی جانب منسوب کرتا۔ اور روایت میں تبدیلیاں کیا کرتا تھا۔ پھر ابن عدی نے اس کی تین منکر روایات پیش کیں۔ ذہبی ان روایات کو نقل کر کے لکھتے ہیں کہ یہ روایات تو اچھی خاصی بلائیں ہیں۔ (میزان جلد ۴ ص۱۱۹)

حضرت مسیحؑ کا دنیا میں دوبارہ آنا اور شادی کرنا

حضرت عبداللہ بن عمروؓ بن العاص فرماتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ عیسیٰؑ بن مریم نازل ہوں گے، پھر شادی کریں گے۔ اور ان کے بچے ہوں گے۔ اور دنیا میں پینتالیس سال ٹھہریں گے۔ پھر مریں گے۔ اور میرے ساتھ میری قبر میں دفن ہوں گے۔ اور میں اور عیسیٰؑ ابو بکرؓ و عمرؓ کے درمیان ایک قبر سے کھڑے ہوں گے۔

حضرت عیسیٰؑ قبر میں حضورؐ کے ساتھ دفن ہوں گے یہ اس وقت ممکن ہے جب ایسی صورت پیدا ہو جائے کہ دنیا میں کوئی یہ جاننے والا بھی باقی نہ رہے کہ یہاں قبر رسولؐ ہے۔ لہٰذا عیسیٰؑ کو دفن کرنے کے لئے پہلے حضورؐ کی قبر کا مٹانا شرط ہے۔
ذہبی لکھتے ہیں یہ ایسی روایت ہے جو برداشت بھی نہیں کی جا سکتی۔ اس کا ایک راوی عبدالرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی ہے۔
عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم ۔ یہ افریقہ کا باشندہ ہے۔ اس کی کنیت ابو ایوب ہے۔ قبیلہ شعبان سے تعلق رکھتا ہے۔ افریقہ میں رہتا تھا۔ بہت نیک شخص تھا۔ ابو داؤد، ترمذی، اور ابن ماجہ میں اس کی روایات پائی جاتی ہیں۔
یہ عبدالرحمان بن زیاد خلیفہ منصور کے پاس گیا۔ اسے نصیحت کی اور اسے ڈانٹا کہ تم لوگ ظالم ہو۔ بخاری انھیں ضعیف کہا کرتے تھے۔ اسی لئے بخاری نے

کتاب الضعفاء میں اس کا تذکرہ کیا ہے۔

عباس دوری نے یحیٰ سے نقل کیا ہے کہ اگرچہ یہ ضعیف ہے لیکن ابوبکر بن ابی مریم سے بہتر ہے۔ اس کی روایت میرے نزدیک ساقط الاعتبار نہیں۔

احمد کہتے ہیں یہ کچھ نہیں۔ہم اس سے روایت لینے کے لئے تیار نہیں۔ نسائی کہتے ہیں ضعیف ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں قوی نہیں۔

ابن حبان کہتے ہیں کہ یہ موضوع روایات بیان کرتا اور انھیں ثقہ راویوں کی جانب منسوب کرتا ہے۔ دراصل عبدالرحمان محمد بن سعید المصلوب جیسے زندیق سے روایات لیتا اور اس کا نام چھپا کر لوگوں کو دھوکا دیتا ہے۔

اسحاق بن راہویہ کا بیان ہے میں نے یحیٰ بن سعید کو کہتے سُنا ہے کہ یہ عبدالرحمان ثقہ ہے۔ لیکن ابن مہدی کی رائے یہ ہے کہ یہ اس لائق نہیں کہ اس سے کوئی روایت نقل کی جائے۔

ابن عدی کہتے ہیں اس کی عام روایات ایسی ہوتی ہیں جنھیں اور کوئی نقل نہیں کرتا۔

احمد بن صالح کا بیان ہے کہ یہ عبدالرحمان الافریقی روم میں قید تھا پھر رومیوں نے اسے اس خیال سے آزاد کر دیا کہ یہ خلیفہ سے کہکر ہمیں کچھ فائدہ پہنچائے گا۔ یہ رہا ہو کر ابوجعفر منصور کے پاس آیا۔ اس کے پاس جو لکھی ہوئی روایات ہیں وہ صحیح ہیں ابوداؤد کہتے ہیں میں نے احمد بن صالح سے دریافت کیا۔ کیا اس کی حدیث کو حجت سمجھا جائے؟ انھوں نے فرمایا ہاں۔

اسمٰعیل بن عیاش کا بیان ہے کہ یہ عبدالرحمان خلیفہ منصور کے پاس عمال کی شکایت کرنے گیا۔ ایک ماہ تک خلیفہ کے دروازے پر پڑا رہا۔ جب اسے اجازت ملی تو خلیفہ نے سوال کیا کیسے آنا ہوا؟۔

اس نے جواب دیا ہمارے شہروں میں حاکموں کا ظلم بڑھ چکا ہے۔ میں اس لئے آیا تھا کہ تمھیں وہاں کے حالات بتاؤں۔ لیکن یہاں آکر معلوم ہوا کہ ظلم کا سرچشمہ تو تیرا گھر ہے۔

منصور غصہ میں بھر گیا۔ پہلے تو اس کے قتل کا ارادہ کیا۔ لیکن پھر دربار سے نکلوانے پر اکتفا کی۔

ابن آدریس نے اس واقعہ کو ذرا تفصیل سے بیان کیا ہے۔ افریقی کہتے ہیں میں نے منصور سے کہا امیرالمؤمنین ظلم عام ہو گیا ہے۔ اور لوگ برائیوں میں مبتلا ہیں۔ مجھے یہ گمان ہوا کہ چونکہ دارالخلافہ فاصلہ پر ہے اس لئے یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن جتنا جتنا دارالخلافہ کے قریب پہنچتا گیا۔ اتنا ہی ظلم بڑھتا گیا۔ منصور کافی دیر تک سر جھکائے رہا۔ پھر مجھ سے سوال کیا۔ آخر میں لوگوں کے ساتھ کس طرح پیش آؤں؟ میں نے جواب دیا کہ عمرؓ بن عبدالعزیز کہا کرتے تھے کہ حاکم کی مثال ایک بازار کی طرح ہے جہاں مال آتا اور جاتا رہتا ہے۔ منصور پھر سوچ میں پڑ گیا۔ لیکن مجھے اس کے وزیر ربیع نے اشارہ کیا یہاں سے جاؤ۔ میں وہاں سے چلا آیا۔ اور اس کے بعد کبھی منصور کے پاس نہیں گیا۔

فلاس کا قول ہے کہ یحییٰ بن سعید القطان اور عبدالرحمان بن مہدی اس عبدالرحمٰن بن انعم سے روایت نہیں لیتے تھے۔ اس کا انتقال ۱۵۶ھ میں ہوا۔ اس کی عمر کافی ہوئی (میزان ج ۲ ص ۵۶۱)

اس تمام گفتگو سے یہ امر تو واضح ہو گیا کہ اگرچہ یہ عبدالرحمان الافریقی نیک آدمی تھا لیکن اس کی روایت کوئی حیثیت نہیں رکھتی تھی۔ ایک آدھ فرد کے علاوہ کسی نے بھی اس کی روایت کو قبول نہیں کیا۔

عبدالرحمان بن زیاد بن انعم الافریقی سے یہ روایت محمد بن یزید نے نقل کی ہے تلاش بسیار کے باوجود یہ معلوم نہ ہو سکا کہ یہ کونسا محمد بن یزید ہے جو اس کے بارے میں فیصلہ کیا جا سکے۔ ذہبی نے محمد بن یزید نامی سترہ افراد گنائے ہیں۔ جن میں سے بعض کذاب اور بعض بین بین ہیں۔ اس لحاظ سے یہ محمد بن یزید مجہول ہے۔